الوداعی پارٹی دینے والے حضرات جو اس کے اخراجات برداشت کرتے ہیں وہ بعد میں آنے والے لوگوں سے پارٹی اور تحفہ رخصت ہوتے ہوئے لیں گے۔ گویا جانے والوں نے جو کچھ کھایا یا جو بصورت تحفہ وصول کیا اس کا خرچ موجود لوگ دیتے ہیں اور موجودہ لوگ جب جائیں گے تو بعد میں آنے والے اس کے اخراجات برداشت کریں گے۔ یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہتا ہے۔ کیا ایسی پارٹی یا تحفہ وصول کرنے کا شرعی جواز ہے؟

ج: فوجی یا سرکاری ملازمین کا اپنے بھائیوں کو الوداعی یا استقبالیہ پارٹی دینا ایک اچھی روایت ہے۔ اس میں ممانعت کا کوئی پہلو نہیں ہے۔ اس میں صرف اس قدر احتیاط سے کام لینا چاہیے کہ یہ اسراف و تبذیر اور فخر و مباہات سے خالی ہو۔ اس میں ادلے کا بدلہ والی بات نہیں ہے۔ اس لیے کہ جانے والے کو جنھوں نے کھانا دیا ہے، جب کھانا دینے والوں کی باری آئے گی تو انھیں جانے والا نہیں بلکہ اسی پوسٹ اور منصب کے دوسرے احباب کھانا دیں گے اور وہ بھی اس نیت سے کھانا نہیں دیں گے کہ جانے والے انھیں کھانے کے بدلے میں کھانا دیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تو یہ تھا کہ کسی نے آپ کو ہدیہ دیا تو آپ اسے موقع ملنے پر ہدیہ پیش کیا کرتے تھے۔ ہدیے اور ہبہ کا بدلہ دیا کرتے تھے۔ یہ ایک اخلاقی طریقہ ہے جس کی رہنمائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔ واللہ اعلم! (مولانا عبدالمالک)

کاروبار میں والد کے ساتھ اولاد کی شرکت

اسلامی فقہ اکیڈمی کا انیسواں سیمی نار صوبہ گجرات کے ضلع بھروچ کے معروف علمی ادارہ 'جامع مظہر سعادت ہانسوٹ' میں ۲۷ تا ۳۰ صفر المظفر ۱۴۳۱ھ، مطابق ۱۲ تا ۱۵ فروری ۲۰۱۰ء بروز جمعہ تا دوشنبہ منعقد ہوا۔ سیمی نار کے اختتام پر کئی اہم فقہی مسائل پر سفارشات پیش کی گئیں۔ کاروبار میں والد کے ساتھ اولاد کی شرکت کے مسئلے پر کئی عملی مسائل پیش آتے ہیں۔ اس حوالے سے فقہی رہنمائی پیش ہے۔ (ادارہ)

شریعت اسلامیہ نے مسلمانوں کو معاملات صاف رکھنے کی طرف خاص توجہ دلائی ہے، اس لیے مسلمان اپنی معاشرت میں معاملات صاف رکھنے کا خاص اہتمام کریں، خصوصاً تجارت اور

کاروبار میں اس کی اہمیت بہت ہی زیادہ ہے۔ ایک شخص تجارت کر رہا ہے، اور اس کی اولاد بھی اس کاروبار میں شریک ہے تو جو بیٹے باپ کے ساتھ کاروبار میں شریک ہو رہے ہیں، ان کی حیثیت (شریک، اجیر یا معاون کے طور پر) شروع سے متعین ہو جائے تو خاندانوں میں ملکیت کے اعتبار سے جو نزاعات پیدا ہوتے ہیں ان کا بڑی حد تک سدباب ہو جائے گا۔ اس لیے اس طرح کے معاملات میں پہلے سے حیثیت متعین کرنے کا اہتمام کیا جائے۔

اگر والد نے اپنے سرمایے سے کاروبار شروع کیا، بعد میں اس کے لڑکوں میں سے بعض شریک کار ہو گئے، مگر الگ سے انھوں نے اپنا کوئی سرمایہ نہیں لگایا اور والد نے ایسے لڑکوں کی کوئی حیثیت متعین نہیں کی، تو اگر وہ لڑکے باپ کی کفالت میں ہیں تو اس صورت میں وہ لڑکے والد کے معاون شمار کیے جائیں گے اور اگر باپ کی زیرکفالت نہیں ہیں تو عرفاً جو اُجرتِ عمل ہو سکتی ہے، وہ ان کو دی جائے۔

اگر والد کے ساتھ بیٹوں نے بھی کاروبار میں سرمایہ لگایا ہو اور سب کا سرمایہ معلوم ہو کہ کس نے کتنا لگایا ہے تو ایسے بیٹوں کی حیثیت باپ کے شریک کی ہوگی، اور سرمایے کی مقدار کے تناسب سے شرکت مانی جائے گی، سوائے اس کے کہ سرمایہ لگانے والے بیٹے کی نیت والد کے یا مشترکہ کاروبار کے تعاون کی ہو شرکت کی نہ ہو۔

اگر کاروبار کسی لڑکے نے اپنے ہی سرمایے سے شروع کیا ہو لیکن بہ طور احترام دکان پر والد کو بٹھایا ہو یا اپنے والد کے نام پر دکان کا نام رکھا ہو، تو اس صورت میں کاروبار کا مالک لڑکا ہوگا۔ والد کو دکان پر بٹھانے یا ان کے نام پر دکان کا نام رکھنے سے کاروبار میں والد کی ملکیت و شرکت ثابت نہ ہوگی۔

باپ کی موجودگی میں اگر بیٹوں نے اپنے طور پر مختلف ذرائع کسب اختیار کیے اور اپنی کمائی کا ایک حصہ والد کے حوالے کرتے رہے تو اس صورت میں باپ کو ادا کردہ سرمایہ باپ کی ملکیت شمار کی جائے گی۔

اگر کسی وجہ سے والد کا کاروبار ختم ہو گیا لیکن کاروبار کی جگہ باقی ہو، خواہ وہ جگہ مملوکہ ہو یا کرائے پر حاصل کی گئی ہو، اور اولاد میں سے کسی نے اپنا سرمایہ لگا کر اسی جگہ اور اسی نام سے دوبارہ

کاروبار شروع کیا، تو اس صورت میں جس نے سرمایہ لگا کر کاروبار شروع کیا، کاروبار اس کی ملکیت ہوگا، والد کی نہیں۔ لیکن وہ جگہ (خواہ مملوکہ ہو یا کرایے پر لی گئی ہو) دوبارہ کاروبار شروع کرنے والے کی نہیں بلکہ اس کے والد کی ہوگی۔ والد کی وفات کی صورت میں اس میں تمام ورثا کا حق ہوگا، اوراسی طرح کاروبار کی گڈوِل بھی باپ کا حق ہے اوراس کی وفات کے بعد تمام ورثا کا حق ہوگا۔

اس موضوع سے متعلق سماج میں پیش آنے والے مختلف مسائل ہیں جن کو واضح کرنے اور عام مسلمانوں کو ان سے واقف کرانے کی ضرورت ہے۔ اس لیے یہ اجتماع اکیڈمی سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اس سلسلے میں ایک مفصل رہنما تحریر تیار کرے اور ان میں جو مسائل قابلِ تحقیق ہوں حسبِ گنجایش آیندہ منعقد ہونے والے سیمی ناروں میں انھیں اجتماعی غوروفکر کے ذریعے طے کرے۔

ائمہ و خطبا اور علماے کرام سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقے میں معاملات کی بہتری کے سلسلے میں ذہن سازی کریں، اور شرکت و میراث وغیرہ کے جو شرعی اصول و احکام ہیں ان سے لوگوں کو آگاہ کریں۔ خاص طور پر والدین، اولاد، بھائیوں اور میاں بیوی کے درمیان شرکت کے مسائل سے واقفیت ضروری ہے۔

ترجمان القرآن کی اشاعت بڑھایئے

10 سالانہ خریدار بنانے پر ایک خریداری کا تحفہ لیجیے

اپنے حلقۂ تعارف میں 10 افراد سے 3،3 سو روپے جمع کریں، یا صاحبِ استطاعت ہیں تو خود 10 احباب کو ہدیہ کریں، اور ہمیں 3 ہزار روپے 10 پتوں کے ساتھ ارسال کردیں تو رسالہ گیارھویں پتے پر ایک سال کے لیے بطور تحفہ جاری کردیا جائے گا۔

مینیجر ماہنامہ ترجمان القرآن، 5-اے، ذیلدار پارک، اچھرہ، لاہور۔ فون: 042-37587916
موبائل: 0307-4112700 ای-میل: tarjumanq@wol.net.pk